ادبیات

غزل

جناب الم مظفرنگری

دیکھا مری نظر نے تمھیں ہر حجاب میں
قطرے میں موجِ بحر میں جوشِ حباب میں

کس جمالِ یار ہے موجِ شراب میں
بجلی چمک رہی ہے رگِ ماہتاب میں

یہ کون مستِ حسن ہے گرمِ خرامِ ناز
دنیا تمام غرق ہے موجِ شراب میں

یہ کچھ بھی مے کدے میں ہے ساقی کا فیض ہے
ساغر میں ہے نہ کیف نہ مستی شراب میں

اے اشکِ خوں کا میرے تصرف تو دیکھئے
گلشن سجا دئے ہیں جہانِ خراب میں

کھولے ہیں کتنے رازِ حیات و ممات کے
اک جنبشِ ہوا نے وجودِ حباب میں

جلوے ہیں ان کے یا ہے فریبِ نگاہِ شوق
بیدار ان کی بزم میں ہوں یا ہوں خواب میں

سنولا نہ جائیں چاندنی راتوں کی نزہتیں
گیسو سنواریئے نہ شبِ ماہتاب میں

موجِ نفس پہ دار و مدارِ حیات ہے
پوشیدہ رازِ نغمہ ہے تارِ رباب میں

ہیں وصل اور فراق خیالی حقیقتیں
نازک سا اختلاف ہے لطف و عتاب میں

جھک کر نہ پھر اٹھی نظر ان کی کسی طرف
جب میں سما گیا نظرِ انتخاب میں

میری حیاتِ عشق تغیر پسند تھی
ملتا رہا سکوں مجھے ہر انقلاب میں

بحرِ وجود میں یہ حبابوں کا رقص ہے
آبادیاں کہاں ہیں جہانِ خراب میں

ہر سانس ہے ازل سے غزل خواں مری الم
نغموں کا اک ہجوم ہے تارِ رباب میں